© rasailojaraid.com

پروفیسر سید ابوبکر غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات 26 اپریل 1976ء عبدالرشید عراقی

پروفیسر سید ابوبکر غزنویؒ 4-5 اپریل 1976ء کولندن میں ایک سڑک عبور کرتے ہوئے کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہوگئے اور 26 اپریل 1976ء کولندن کے ایک ہسپتال میں انتقال کر گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم امرتسر کے خاندان غزنویہ کے ایک فرد تھے۔ ان کے پردادا عارف باللہ مولانا سید عبداللہ غزنوی' مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی کے فیض یافتہ مولانا حبیب اللہ قندہاری سے مستفیض تھے اور للّٰہیت' تقویٰ اور علم دین میں یکتائے روزگار تھے۔

مولانا حکیم سید عبدالحی حسنی فرماتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن محمد شریف الغزنوی' شیخ تھے' امام تھے' عالم تھے' زاہد تھے' مجاہد تھے' رضائے الٰہی کے حصول میں کوشاں تھے' اللہ کی رضا کے لئے اپنی جان' اپنا گھربار' اپنا مال' اپنا وطن سب کچھ لٹا دینے والے تھے' علماء مصر کے خلاف ان کے معرکے مشہور ہیں۔

مولانا سید عبداللہ غزنوی نے 1298ھ مطابق 1879ء امرتسر میں وفات پائی۔

(نزہۃ الخواطر 302/7)

پروفیسر سید ابوبکر غزنویؒ کے دادا حضرت الامام مولانا سید عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ اپنے دور کے جلیل القدر عالم' محدث' مدرس اور مبلغ تھے۔ قرب کا شمار اہل اللہ میں ہوتا تھا۔ ان کی ساری زندگی قرآن وحدیث کی تدریس میں بسر ہوئی۔ دنیا اور اہل دنیا سے الگ تھلگ رہتے تھے اور مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے میں مشغول رہتے' بہت زیادہ عبادت گزار تھے اور ان کا شمار علمائے ربانی میں ہوتا تھا۔

حضرت الامام نے 25 رمضان المبارک 1331ھ جمعۃ الوداع کے روز امرتسر میں وفات پائی۔

(نزہۃ الخواطر 219-218/8)

پروفیسر سید ابوبکر غزنوی کے والد قوم مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ کی ذات محتاج تعارف ہیں۔ وہ ایک بلند پایہ عالم دین' مورخ' محقق انشاپرداز' خطیب ومقرر' اور نامور سیاستدان تھے۔ ان کی دینی ومذہبی اور قومی و ملی اور سیاسی خدمات کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ برصغیر کی تحریک آزادی میں ان کی خدمات جلیلہ آب زریں سے لکھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جانے کے قابل ہیں۔

ان کا تعلق آل انڈیا کانگرس سے بھی رہا۔مجلس خلافت اور جمعیت ا۔۔۔۔ کے قیام میں ان کی خدمات بہت زیادہ ہی ۔اور آخر میں مسلم لیگ سے بھی وابستہ رہے۔

مولانا ظفر علی خاں مرحوم نے ان کے بارے میں فرمایا تھا۔

قائم ہے ان سے ملت بیضا کی آبرو
اسلام کا وقار ہیں داؤد غزنوی
رجعت پسند دیکھ کر ان کو یہ کہنے لگے
آیا ہے موضعات میں محمود غزنوی

مولانا سید محمد داؤد غزنوی نے 16 دسمبر 1982ء لاہور میں انتقال کیا۔

پروفیسر سید ابوبکر غزنوی 22ھ 1927ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے۔عصری تعلیم ایم اے عربی پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔اور پورے پنجاب میں اول آئے اور گولڈ میڈل حاصل کیا بعد ازاں ایل ایل بی کا امتحان بھی لاء کالج لاہور سے امتیازی نمبروں میں حاصل کیا۔

فراغت تعلیم کے بعد اسلامیہ کالج لاہور میں عربی کے لیکچرار مقرر کیے گئے۔اپنی تعلیم جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں مولانا شریف اللہ خاں سواتی' پروفیسر غلام احمد اور شیخ العرب والعجم استاد العلماء حضرت العلوم حافظ محمد محدث گوندلوی سے حاصل کی۔مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی سے بھی بعض درسی کتابیں پڑھی۔ پروفیسر صاحب 1972ء میں انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے منسلک ہوگئے۔اور انہیں شعبہ علوم اسلامیہ کا سربراہ مقرر کیا گ گیا' ستمبر 1975ء میں انہیں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کا پہلا وائس چانسلر مقرر کیا گیا۔

پروفیسر ابوبکر غزنوی بہت اچھے مقرر' عمدہ خطیب اور مقرر تھے۔تصنیف وتالیف کا بھی عمدہ ذوق رکھتے تھے۔انہوں نے مختلف موضوعات پر متعدد کتابچے لکھے علم وفضل' تحریر وتقریر' زہدومدع' تقویٰ وطہارت اور عبادت و ریاضت میں اپنے اسلاف کے صحیح ترین جانشین تھے۔وہ نہایت ذہین اور قدیم وجدید علوم سے باخبر تھے۔

اپریل 1976ء میں لندن میں ایک اسلامک فیسٹیول منعقد ہوا جس میں شرکت کے لئے لندن تشریف لے گئے جہاں 4-5 اپریل کی درمیانی شب سڑک عبور کرتے ہوئے ایک کار کی ٹکر سے شدید زخمی ہوگئے اور 24 اپریل 1976ء کو لندن کے ایک ہسپتال میں انتقال کر گئے 29 اپریل 1976ء کو ان کی نعش لاہور پہنچی' مولانا معین الدین لکھوی نے نماز جنازہ پڑھائی۔اور میانی صاحب کے قبرستان میں اپنے والد محترم مولانا سید داؤد غزنوی کے پہلو میں دفن ہوئے۔اللھم اغفرہ وارحمہ

© rasailojaraid.com